بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين ، وَبَعْدُ:

پوائنٹ نمبر-02: اہل سنت کی غلطیوں کو اہل بدعت کی غلطیوں جیسا سمجھنا منہج سلف میں سے نہیں ہے

"ليس من منهج السلف" لفضيلة الشيخ الدكتور محمد بن عمر بازمول حفظه الله، مختصر سا رسالہ ہے عظیم رسالہ ہے اس کی شرح کر رہے ہیں، آج کی نشست میں دوسرے پوائنٹ پر بات کرتے ہیں شیخ صاحب فرماتے ہیں:

"ليس من منهج السلف معاملة أخطاء أهل السنة كمعاملة أهل البدع. فإن كل ابن آدم خطاء، فينظر في منهج الرجل ويعامل الخطأ الذي وقع منه على أساس ذلك"

ترجمہ:

یہ منہج سلف میں سے نہیں ہے کہ اہل سنت کی غلطیوں کو اہل بدعت کی غلطیوں کے جیسا سمجھنا اور اُن کے ساتھ اہم بدعت جیسا معاملہ کرنا (سلف صالحین کے منہج میں سے نہیں ہے یعنی یہ بات) یہ اس لیے کہ ہر انسان غلطی کرتا ہے "كل ابن آدم خطاء" تو جس شخص سے غلطی ہوئی ہے اُس کا منہج دیکھا جائے گا اور اُسی بنیاد پر اُس سے صادر ہوئی غلطی کے مطابق معاملہ کیا جائے گا۔

واضح ہے؟

غلطی ہر انسان سے ہوتی ہے اور لوگ منہج کے اعتبار سے دو قسم کے ہیں، ایک ہیں صحیح منہج والے، دوسرے ہیں باطل یا غلط منہج والے۔

حق منہج والے کون ہیں؟ أهل السنة والجماعة، اور باطل منہج والے أهل البدع والخرافات؛ دونوں بشر ہیں انبیاء نہیں ہیں معصوم نہیں ہیں۔

ان کے علماء دونوں کے بشر ہیں تو غلطی کا اندیشہ رہتا ہے جب غلطی کا امکان رہتا ہے تو پھر کیا جب غلطی ہوتی ہے دونوں فریقین سے یہی انصاف ہے کہ ایک ہی ترازو پر رکھ کر معاملہ طے کیا جائے دونوں کے ساتھ؟

اہل سنت والے یا اہل حق والے جو ہیں ان کی ایک پہچان ہے کیا پہچان ہے؟

کہ انہوں نے ساری زندگی اپنے سر کے بال اور داڑھی کے بال سفید کیے ہیں: "قال الله وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم بفهم سلف الصالح": قرآن مجید، صحیح حدیث اور صحابہ کرام اور سلف کی سمجھ کے مطابق، اپنے جمعے کے خطبوں میں دروس اور تدریس میں لیکچرز میں جب بھی آپ اُن کی بات سنتے ہیں تو ہمیشہ وہ اسی چیز کو بیان کرتے رہتے ہیں یہ اُن کا نصب العین ہوتا ہے۔

اور دوسری طرف اہل بدعت کے علماء اُن کا نصب العین اپنے اپنے مختلف مناہج ہوتے ہیں قرآن اور سنت کی بات تو سب کرتے ہیں اگر قرآن اور سنت کی بات نہ کریں تو کوئی اُن کو عالم نہ تصور کرے، تو ہر گروہ قرآن اور سنت کی بات کرے گا لیکن اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے ہوئے اپنے منہج بنا رکھے ہیں:

(۱) بعض لوگ خوابوں کے ذریعے سے قرآن اور سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں کہ خواب میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آ گئے ہیں اور یہ فرمادیا ہے کہ یہ حدیث جو ہے صحیح ہے اگرچہ محدثین نے ضعیف کہا ہے لیکن یہ صحیح ہے۔

تو اس لیے ایک ضعیف من گھڑت حدیث کو صحیح سمجھ لیتا ہے اُس پر عمل کرنا شروع کر دیتا، محدثین کہتے ہیں ضعیف ہے من گھڑت ہے موضوع ہے اور وہ کہتا ہے: نہیں! میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ یہ صحیح ہے میں نے عمل کرنا ہے۔

(۲) کوئی اور شخص کہتا ہے: نہیں! میں ذوق کی بنیاد پر نصوص پر عمل کرنا چاہتا ہوں (قرآن اور سنت پر) میں عالم ہوں قرآن اور سنت میں نے پڑھا ہوا ہے تو میرا ایک مزاج بن جاتا ہے کہ کس طریقے سے سمجھنا ہے قرآن اور سنت کو، شریعت ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے میں اُس کے مطابق اپنے مزاج سے سمجھنا چاہتا ہوں جو میرے مزاج کے مطابق آئے گا وہ ٹھیک ہے جو مخالف ہو گا وہ غلط ہے۔

(۳) تیسرے کا منہج ہے کہ میں عقل پر تولتا ہوں میری عقل بڑی طاقتور اور قوی عقل ہے میں نے عقل کی بنیاد پر بہت سارے مسائل حل کیے ہیں اور سارے مسائل جو ہیں وہ ٹھیک اور درست حل ہوئے ہیں اس لیے قرآن اور سنت کو میں عقل پر تولتا ہوں عقل مانتی ہے تو میں قبول کرنے کے لیے تیار ہوں عقل نہیں مانتی تو میں نہیں مانوں گا۔

(۴) پھر اور کوئی کہتا ہے کہ عقل کے ساتھ منطق بھی ہے میں منطق پر (Logic پر) تولتا ہوں اگر وہ ٹھیک نکلتی ہے کوئی بات، اللہ تعالیٰ کا فرمان یا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان اگر منطق اور عقل کے ترازو پر صحیح ثابت ہوتا ہے تو میں ماننے کے لیے تیار ہوں نہیں تو میں نہیں ماننے کے لیے تیار۔

(۵) کوئی اور آکر کہتا ہے کہ کشف ہے ذوق ہے وجد ہے یا ایک عالم کے پیچھے میں نے چلنا ہے وہی میرا رہنما ہے اس کی ہر بات دین ہے اس کا ہر قول سچ ہے اس کا ہر فعل پیروی کے لائق ہے میں صرف اس کے نقش قدم پر چلنا چاہتا ہوں وہی میرا امام ہے۔

یہ کس کے بارے میں بات ہو رہی ہے؟! کون سی شخصیت ہے جس میں سارے وصف سچے ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی اور ہو سکتا ہے امت میں سے؟! ابو بکر صدیق ہو سکتے ہیں کیا ابو بکر صدیق کی ہر بات دین بن جاتی ہے ہر عمل پیروی کے لائق ہوتا ہے؟! (سبحان اللہ)۔

اگر ابو بکر صدیق صدیق هذه الأمة نہیں ہو سکتا تو پھر وہ کون سا امام ہے جو اس مقام کو حاصل کر سکتا ہے؟! ابو حنیفہ کر سکتا ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اہل سنت والجماعت کے امام ہیں؟! امام مالک یہ پوزیشن حاصل کر سکتے ہیں؟! امام شافعی، احمد بن حنبل، سفیان الثوری، یا دیگر امام بخاری لے لیں کوئی بھی آپ محدث کوئی بھی عالم لے لیں یہ مقام امت میں سے کسی کو حاصل نہیں ہے یہ صرف انبیاؤں کے سردار سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام ہے۔

اور اندھی تقلید کرنے والے کہتے ہیں کہ بس ہم نے اپنے امام کی پیروی کرنی ہے آیت پڑھتے رہو تم حدیث بھی تم پڑھتے رہو تمہیں مبارک ہو ہمیں امام کا قول کافی ہے (نعوذ باللہ من الخذلان) بڑی بدبختی ہے واللہ!

اس لیے جب دونوں کا یہ راستہ ہو:

(۱) ایک شخص زندگی ساری "تحرۃ السنۃ" سنت کے پیچھے وقت لگاتا ہے زندگی ساری سنت کو آگے کرتا رہتا ہے فہم سلف کو آگے کرتا رہتا ہے بشر ہے غلطی ہوگئی۔

(۲) دوسری طرف زندگی ساری باطل منہج پر قائم ہے اسی کے لیے اپنا سارا وقت لگاتا ہے اور الولاء والبراء اسی پر قائم کیا ہے ہوا ہے اس نے کہ میرا دوست وہ ہے جو میرے منہج پر ہے میرا دشمن وہ ہے جو میرے منہج کے مخالف ہے اگرچہ وہ سب سے بڑا عالم کیوں نہ ہوا گرچہ صحابی کیوں نہ ہو۔

منہج خوارج کا تھا کہ نہ تھا؟ منہج صحابہ کرام کا تھا سیدنا علی کا منہج ہے اور خوارج کا منہج بھی ہے آپس میں ٹکراؤ ہوا کس کا منہج حق ہے کس کا باطل ہے کوئی بھی شخص (عالم نہیں دور کی بات ہے عالم) کوئی عام انسان کہہ سکتا ہے کہ خوارج کا منہج صحیح ہو سکتا ہے کبھی؟!

وہ بھی منہج تھا کہ نہیں؟ منہج تھا لیکن ٹکراتا تھا صحیح منہج سے تو اُن کی غلطی تھی وہ غلطی اہل بدعت کی تھی اُن کا رڈ کیا گیا اور ردّ صرف زبان سے نہیں صرف قلم سے نہیں تلوار سے بھی کیا گیا ہے کیونکہ وہ اس کے اہل تھے۔

اور غلطی اہل سنت سے بھی ہوتی ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ایمان کی تعریف میں غلطی کر بیٹھے کہ ایمان کیا ہے؟ قول ہے زبان کا اور دل سے تصدیق ہے عمل کا تعلق ایمان سے نہیں ہے اسے کہتے ہیں "مرجئۃ الفقہاء"؛ غلطی ہوگئی عالم ہیں زندگی ساری اہل سنت والجماعت کے منہج پر قائم کی عقیدہ درست ہے منہج درست ہے بشر ہے غلطی ہوگئی ہے تو کیا اہل سنت والجماعت کے علماء نے یہ کہہ دیا کہ یہ بدعتی ہے اسے چھوڑ دو؟! اس کے پورے علم کو ضائع کر دو اس کے پورے علم کو سمندر میں پھینک دو کھائی میں پھینک دو کہ کسی کے لائق نہیں ہے اس کا علم؟ نہیں! حق ادا کیا ہے۔

اور میں نے پہلے بھی کئی مرتبہ کہا ہے دین اسلام کس چیز کا دین ہے؟ حقوق کی ادائیگی کا دین ہے ہر کسی کا حق متعین ہو چکا ہے:

(۱) اللہ تعالیٰ کا حق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کا حق ہے۔

(۲) اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حق ہے۔

(۳) صحابہ کرام کا حق ہے۔

(۴) مومنوں کا حق ہے۔

(۵) علماء کا حق ہے۔

(۶) حکمرانوں کا حق ہے۔

(۷) گھر والوں کا حق ہے، دوستوں کا حق ہے۔

(۸) دشمنوں کو حق ہے۔

(۹) کافروں کا حق ہے۔

(۱۰) جانوروں کا حق ہے اور جمادات کا بھی حق ہے۔

یہ ہمارا دین ہے (سبحان اللہ)۔

تو عالم کا ہمارے اوپر کیا حق ہے کہ غلطی ہو گئی تو اس کو بس گریبان سے پکڑ کر اس کی تذلیل کر دو یہ کہاں کا انصاف ہے؟! زندگی ساری اس نے محنت کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دنیا کو چھوڑ کر دین کا علم حاصل کیا ہے اور اسی کی تدریس اس نے کی ہے وہی علم حاصل کر کے صحیح منہج پر قائم رہا اور اس کی نشر و اشاعت کی زندگی ساری پاؤں پھسلا غلطی اس سے ہو گئی ہے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ کی یہ غلطی اجتہادی غلطی تصور کی گئی ہے ان کی علماء نے اس غلطی پر تصحیح بھی کی ہے ہم امام صاحب کی اس بات میں پیروی نہیں کرتے یہاں پر غلطی ہو گئی ہے بشر ہیں مجتہد ہیں وہ جانیں اُن کا ربّ جانے، مجتہد سے غلطی ہوتی ہے تو اس کو ایک اُجر ملتا ہے، مجتہد عالم سے غلطی ہو گئی ہے یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کا دین ہے اس دین کو پاک اور صاف رکھنا ہے ہر غلطی سے اس لیے ہم غلطی کا ردّ کرتے ہیں غلطی کرنے والے کا ردّ نہیں کرتے کیونکہ اہل سنت والجماعت کا عالم ہے سنّی عالم ہے۔

غلطی جہم بن صفوان نے بھی کی تھی:

(۱) جہم بن صفوان نے اللہ تعالیٰ نے اسماء وصفات کا انکار کر دیا ہے۔ (۲) جبر کا عقیدہ لے کر آیا ہے ارجاء کا عقیدہ لے کر آیا ہے۔

(۳) جنت اور دوزخ کی فنا کی بدعقیدگی لے کر آیا ہے۔ (۴) "اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے" وحدت الوجود کا عقیدہ یہ بدعقیدگی لے کر آیا ہے۔

علماء نے اس کا بھی ردّ کیا ہے لیکن صرف اُس کی باتوں کا ردّ کیا ہے یا اُس کا بھی ردّ کیا ہے؟ اُس کا بھی ردّ کیا ہے۔

دونوں میں کیا فرق ہے ہمارا ترازو مختلف ہے؟ نہیں! ترازو ایک ہے ہمارا یہ اہل بدعت کا حق ہے یہ اہل سنت کا حق ہے اور دونوں برابر ہرگز نہیں ہو سکتے۔

اس لیے اب یہ جو پوائنٹ ہے اس کے چند دلائل بھی دیکھ لیں:

عام طور پر دلیل میں پہلے بیان کرتا ہوں آج میں دلیل بعد میں بیان کروں گا تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ اہل سنت والجماعت یہ باتیں کہاں سے لے کر آئے ہیں اپنی جیب سے نکالی ہیں؟ یہ جو فرق ہے یہ جو ترازو ہے یہ کہاں سے آیا ہے؟ کوئی فرق نہیں ہے ترازو میں یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اور سلف صالحین کی باتوں کے مطابق ہم نے اس پر عمل کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿هَلۡ يَسۡتَوِى الَّذِيۡنَ يَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِيۡنَ لَا يَعۡلَمُوۡنَ﴾ (الزمر:9)

(کیا کبھی برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو علم والے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے)

علم والے اور جاہل کبھی برابر ہو سکتے ہیں؟ اہل سنت والجماعت کا صحیح عقیدہ ہے صحیح منہج ہے علم والے ہیں اہل بدعت والے غلط عقیدہ غلط منہج ہے اُن کے سامنے اِن کے علم کی کوئی قدر و قیمت باقی رہتی ہے؟! تو کبھی برابری نہیں ہو سکتی کس نے فرمایا ہے؟ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ کبھی برابر ہو نہیں سکتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿اَفَنَجۡعَلُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ كَالۡمُجۡرِمِيۡنَ ۞ مَا لَكُمۡ كَيۡفَ تَحۡكُمُوۡنَ ۞﴾ (القلم:35:36)

(کیا ہم مسلمانوں کو اور مجرموں کو دونوں کو برابر کر دیں، تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیسے فیصلے کرتے ہو)

یعنی جو برابر کہتے ہیں وہ غلط فیصلہ کرتے ہیں، جو اہل سنت اور اہل بدعت دونوں کو برابر کرتے ہیں وہی غلط فیصلہ کرتے ہیں اور صحیح فیصلہ کرنے والے دونوں میں تفریق کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ﴾ (التوبہ:100)

یہ آیت بار بار ہم نے پڑھی ہے، منہج سلف کی جب سے ہم نے بات کی ہے یہ آیت بار بار آئی ہے اس لیے میں نے کہا ہے کہ حفظ کرنی ہے یہ آیت۔

کہاں دلالۃ ہے اس آیت میں برابری کی کوئی بات ہے؟ ﴿اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ سبحان اللہ۔

﴿وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾: ایک تو وہ ہیں سابقون اوّلون مہاجرین اور انصار میں سے اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہے، اور جو ان کی پیروی کرتے ہیں اتباع کرتے ہیں احسان کے ساتھ۔

اچھا جو اتباع تو کرتے ہیں احسان کے ساتھ نہیں کرتے کیا ان کے برابر ہیں جو احسان کے ساتھ کرتے ہیں؟

اچھا جو مخالفت کرتے ہیں؟ (سبحان اللہ)؛ جو مخالفت کرتے ہیں ممکن ہے وہ اُن کے برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟!

اس لیے اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ ﴿اتَّبَعُوْهُمْ﴾ صرف نہیں "احسان کے ساتھ" کیونکہ جو احسان کے ساتھ نہیں پیروی کرے گا وہ اس جیسا نہیں ہے جو احسان کے ساتھ کرے گا۔

جو کرہی مخالفت رہا ہے بچپن سے شروع سے منہج الگ بنائے ہوئے ہیں سلف کے مخالف منہج ہیں اور منہج السلف کے دشمن ہیں صحیح عقیدے کے دشمن ہیں برابر ہو سکتے ہیں دونوں کیا؟! (سبحان اللہ)۔

اگلی دلیل، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (البقرۃ:137)

بار بار یہ آیت پڑھی ہے کہ نہیں؟ یہ بھی حفظ کرنی ہے۔

اگر وہ لوگ یعنی جو بھی ایمان لانا چاہتے ہیں وہ ایمان لے کر آتے ہیں ﴿بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ﴾ (جیسا کہ تم لوگ یعنی صحابہ کرام ایمان لائے ہیں (عقیدہ ویسا ہی ہے جیسے صحابہ کا عقیدہ ہے، منہج ویسا ہے جیسا کہ صحابہ کا منہج ہے)) ﴿فَقَدِ اهْتَدَوْا﴾ (یقیناً ہدایت یافتہ ہیں)۔

کون گواہی دے رہا ہے؟ اللہ تعالیٰ گواہی دے رہا ہے یعنی ہدایت یافتہ دیکھنا چاہتے ہو تو دیکھ لو جس کا عقیدہ صحابہ اور سلف جیسا عقیدہ ہے صحیح عقیدہ ہے تو وہ ہدایت یافتہ ہے۔

اور جس کے عقیدے میں غلطی ہے منہج میں غلطی ہے وہ ہدایت یافتہ ہیں یا گمراہ ہیں؟ ہدایت کی ضد کیا ہے؟ گمراہی ہے۔

اس کے ساتھ ساتھ آگے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَاِنْ تَوَلَّوْا﴾ (اور جو منہ موڑتے ہیں (کس چیز سے؟ صحیح عقیدے صحیح منہج سے))۔

جو صحابہ کرام جیسا عقیدہ نہیں ہے جو صحابہ کرام کا منہج نہیں ہے تو کیا ہے وہ؟﴿فَاِنَّمَا هُمۡ فِىۡ شِقَاقٍ﴾ (وہ شقاق میں ہے)۔

شقاق کیا ہے؟ شدید مخالفت بدترین مخالفت۔

جو شق یعنی جب آپ کوئی چیز پھاڑ دیتے ہیں دو حصوں میں کر دیتے ہیں الگ ہو جاتے ہیں تو یہ دوری اختیار کر کے علیحدگی اختیار کر لی گئی ہے کیا ملے گا ان کو؟﴿فَسَيَكۡفِيۡكَهُمُ اللّٰهُ﴾ (اللہ تعالیٰ اُن کو کافی ہے)۔

جن کو اللہ تعالیٰ کافی ہے وہ ان کے برابر ہو سکتے ہیں جو اہل حق ہیں جو صحیح منہج پر قائم ہیں؟!

﴿وَهُوَ السَّمِيۡعُ الۡعَلِيۡمُ﴾ (اور اللہ تعالیٰ خوب سننے والا خوب جاننے والا ہے)۔

اللہ تعالیٰ اُس کی سنتا ہے جو بولتا ہے جو کہتا ہے اور اس کی ہر بات کو جانتا ہے جو وہ چھپاتا ہے، جو وہ کہتے ہیں جو وہ چھپاتے ہیں اللہ تعالیٰ سب جانتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "كُلُّ ابْنِ آدَمَ خَطَّاءٌ" (آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی ساری اولاد خطاء کار ہے) "وَخَيْرُ الْخَطَّائِينَ التَّوَّابُونَ" (اور بہترین خطاء کار (کون ہیں) جو توبہ کرنے والے ہیں)؛ ترمذی میں صحیح حدیث ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "إِذَا اجْتَهَدَ الْحَاكِمُ فَأَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ" (اگر فیصلہ کرنے والا شخص فیصلہ کرے اور اس کا فیصلہ صحیح ثابت ہو تو اس کو دُگنا اُجر ملتا ہے) "وَإِن اجْتَهَدَ فَأَخطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ" (اگر فیصلہ کرنے والے سے خطاء ہو جائے تو اس کو ایک اُجر ملتا ہے)؛ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتۡ وَعَلَيۡهَا مَا اكۡتَسَبَتۡ ؕ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذۡنَاۤ اِنۡ نَّسِيۡنَاۤ اَوۡ اَخۡطَاۡنَا﴾ إلي آخر الآية (البقرة:286)

سورۃ البقرۃ کی آخری آیت، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس آیت کریمہ کے تعلق سے:

"فالمجتهد المستدل من إمام وحاكم وعالم وناظر ومُفْتٍ" (مجتہد عالم جو استدلال کرتا ہے قرآن مجید سے چاہے وہ امام ہو حاکم ہو عالم یا مناظرہ کرنے والا ناظر ہو یا فتویٰ دینے والا مفتی ہو) "وغير ذلك" (یا ان کے علاوہ کوئی اور ہو) "إذا اجتهد" (وہ اجتہاد کرتا ہے) "واستدل فاتقى الله" (اور دلیل اس نے بیان کی اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے) "ما استطاع" (اپنی استطاعت کے مطابق) "كان هذا هو الذي كلفه الله إياه" (تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہی تکلیف دی ہے جو اس نے کیا ہے)۔

اہل سنت والجماعت کے عالم نے یہی کچھ کیا کہ نہیں کیا؟ اہل بدعت نے کیا کیا ہے ان سارے اصولوں کی خلاف ورزی کی ہے کہ نہیں کی؟ تو دونوں برابر کیسے ہو سکتے ہیں؟!

فضیلۃ الشیخ العلامہ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ فرماتے ہیں:

سلف اپنے اخلاص اور صدق سے پہچانے جاتے تھے (سلف صالحین اخلاص اور دین میں سچائی سے پہچانے جاتے تھے) اگر ان سے کوئی غلطی بھی ہو جاتی تھی تو ان کی غلطی ان کی خطاء میں ہم یہ یقین رکھتے ہیں کہ ان کو اُجر ملتا تھا کیونکہ وہ مجتہد تھے وہ اہل تھے کیونکہ جو اجتہاد کرتا ہے اور اس کا

اجتہاد صحیح ثابت ہوتا ہے تو دُگنا اُجر ملتا ہے اگر غلط ثابت ہو تو اس کو ایک اُجر ملتا ہے، جب انسان پہچانا جاتا ہے اپنے تقویٰ سے اپنی صلاح سے اپنی سچائی سے اور حق بھی پیچھے لگنے سے حق کو پانے کے لیے پھر اس سے خطاء ہو جاتی ہے حق کو نہیں پا سکتا جدو جہد کرنے کے باوجود بھی (کیوں؟ کیونکہ وہ بشر ہے اس سے خطاء ہو گئی حق نہ پا سکا اس جزیئے میں) "**فهذا مأجور**" (یہ شخص مأجور ہے ان شاءاللہ اس کو اُجر و ثواب ملے گا) "**أما اهل البدع**" (دوسری طرف اہل بدع کو دیکھیں) "**كلا**" (ہر گز نہیں! اہل البدع جو ہیں وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے رہتے ہیں حق کی نہیں)۔

اہل بدع جو ہیں اپنی خواہش نفس کی پیروی کرتے رہتے ہیں اس لیے یہ آپ دیکھتے ہیں کہ صاحب ھواء کبھی بھی واپس نہیں لوٹتا حق کی طرف جلدی، اگر اسے کہا جائے کہ تم نے غلطی کی ہے واپس لوٹو حق کی طرف یہ نہیں لوٹتا۔

امام شافعی کو دیکھیں (رحمۃاللہ علیہ) اور امام احمد بن حنبل کو دیکھیں کہ سارے کے سارے جب حق ظاہر ہوتا ہے تو اپنے قول کو چھوڑ کر حق کو چھوڑ کر حق کی طرف واپس لوٹتے ہیں اور دلیل کو اپنا لیتے ہیں، دلیل ڈھونڈتے بھی ہیں تلاش بھی کرتے ہیں جدوجہد بھی کرتے ہیں جب پا لیتے ہیں حاصل کر لیتے ہیں فوراً اپنے غلط قول کو چھوڑ کر حق کی طرف واپس لوٹتے ہیں۔

اہل الاھواء کبھی واپس نہیں آتے، آج بدعتی جو ہے شیخ صاحب فرماتے ہیں: میرے بھائیو! چاہے وہ حکمرانوں کے خلاف کاروائی کرنے والا ہو نکلنے والا ہو یا کوئی بھی ہو جلدی حق کی طرف واپس نہیں لوٹتا (سبحان اللہ) "**ما يرجع إلي الحق**"۔

نہیں واپس لوٹتا حق کی طرف آپ اس کے سامنے دس دلائل پیش کرتے رہتے ہیں اور علماء کے اقوال اس کے سامنے رکھتے رہتے ہو لیکن وہ حق کی طرف واپس نہیں لوٹتا یہ اہل الاھواء کا طریقہ ہے اور یہ شیخ صاحب نے **شرح عقيدة السلف الصابوني** اور **شرح أصول السنة امام احمد بن حنبل** کی بھی ایک ہی کتاب ہے اس کتاب میں صفحہ نمبر 427 میں فضیلۃ الشیخ العلامہ ربیع بن ہادی المدخلی حفظہ اللہ نے یہ چند اہم باتیں بیان کی ہیں۔

بھائی کہتے ہیں کہ یہ جو کتاب ہے جس کا میں نے حوالہ دیا ہے اس کتاب کا ترجمہ بھی ہو چکا ہے انگلش میں موجود ہے (بارک اللہ فیک)؛ واللہ اعلم۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 03. یہ منہج السلف میں سے نہیں ہے-پوائنٹ نمبر 02 سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio